

## 170404-موت کے بعد تارک نماز کو صدقہ اور روزے کا فائدہ

### سوال

میرے والد صاحب فوت ہو گئے ہیں، والد صاحب کی زندگی میں کئی بار ان کی نمازیں رہ گئی جوانوں نے ادا نہیں کیں، والد صاحب فوت ہوئے تو ان کی عمر پینٹھ برس تھی، تو کیا جو نمازیں انہوں نے ادا نہیں کیں ان کا صدقہ ادا کرنے کا کوئی طریقہ ہے؟  
برائے مہربانی مجھے رہ جانے والی نمازوں کی تعداد کا حساب لگانے کا طریقہ اور ترک کردہ نمازوں کے بدلتے رقم ادا کرنی ہے کے متعلق نصیحت فرمائیں۔  
مثال کے طور پر اگر ہم والد صاحب کی زندگی سے پندرہ برس نکال دیں تو ان کی باقی زندگی بچا س برس رہتی ہے اور بچا س برس کے 18250 دن بنتے ہیں جن میں انہوں نے نماز ادا نہیں کی تو آپ اس کے بارہ میں مجھے بتائیں میں آپ کا ممنون و مشکور رہوں گا۔

### پسندیدہ جواب

#### اول:

سستی اور اور کو تابہی سے نماز ترک کرنے کے حکم میں علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے، لیکن صحیح قول یہ ہے کہ وہ کافر ہو گا، اس کی تفصیل آپ سوال نمبر (2182) اور (5208) کے جوابات میں دیکھ سکتے ہیں۔

جب یہ طے ہو گیا کہ تارک نماز کا فر ہے تو پھر اس کی جانب سے نہ تو صدقہ کرنا جائز ہے، اور نہ ہی روزے رکھنا اور نہ ہی حج کرنا۔

مستقل فتویٰ کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال کیا گیا:

کیا تارک نماز کی موت کے بعد اس کے لیے دعا نے استغفار کرنا اور اس کی جانب سے صدقہ و نخیرات کرنا صحیح ہے چاہے وہ بعض اوقات نماز کرتا اور بعض اوقات نماز پھر ہوئے والا بھی ہو؟

اور کیا اس کی نماز جنازہ میں شریک ہونا صحیح ہو گا اور اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا صحیح ہے یا نہیں؟

کمیٹی کے علماء کرام کا جواب تھا:

جس نے نماز کے وحوب کا انکار کرتے ہوئے نماز ترک کی تو مسلمانوں کے اجماع کے مطابق وہ کافر ہے، اور جس شخص نے سستی اور کاہلی کے ساتھ نماز ترک کی تو وہ بھی کافر ہے اس بناء پر جس شخص نے جان بوجھ کر عمدانماز ترک کرتے ہوئے فوت ہوا تو اس کے لیے دعا نے استغفار کرنا اور اس کی جانب سے صدقہ و نخیرات کرنا جائز نہیں، اور اسی طرح اس کی نماز جنازہ میں شریک ہونا اور اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا بھی جائز نہیں ہے۔

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"بھارے اور ان (مشرکوں اور کافروں) کے درمیان جو عمدہ ہے وہ نماز ہے، چنانچہ جس نے بھی نماز ترک کی تو اس نے کفر کیا"

اسے امام احمد نے مسند احمد اور اہل سنن نے صحیح مسند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"بندے اور کفر و شرک کے مابین (فاصدہ) نماز ترک کرنا ہے"

اسے امام مسلم نے صحیح مسلم میں روایت کیا ہے۔

مستقل فتویٰ اور علمی ریسرچ کمیٹی۔

الشیخ عبدالعزیز بن عبد اللہ بن باز۔

الشیخ عبدالرزاق عفیفی۔

الشیخ عبد اللہ بن غدیان۔

الشیخ عبد اللہ بن قعود۔

ماخوذ از: فتاویٰ الجمیع الدائمة للجوث العلمیہ والافتاء

اور اگر آپ کا والد نماز کے وجوہ سے جاہل تھا، یا پھر ان علماء کرام کی تقلید کرتا تھا جو سستی اور کاملی سے ترک نماز میں عدم کفر کا فتویٰ دیتے ہیں تو ہم امید رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اسے معاف فرمائے گا، اور اس حالت میں اس کی جانب سے دعائے استغفار کرنا اور اس کی جانب سے صدقہ و خیرات کرنا فائدہ مند ہوگا۔

واللہ اعلم۔